۵ شوّال المکرم ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت (قسط: 48)

یہ مسئلہ تو ہم نے پہلی بار سنا ہے

- میّت کو مہندی لگانا اور زیور پہنانا کیسا؟ 02
- بے وقوف میکا کون سا ہے؟ 08
- کیا خدا دل میں رہتا ہے؟ 15
- آگ سے بچنے کے لیے حفاظتی انتظامات 19

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مسئلہ تو ہم نے پہلی بار سنا ہے[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۲ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز کے بعد حمد و دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: دعا مانگ قبول کی جائے گی، سوال کر، دیا جائے گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا آبِ زم زم شریف پینے کے لیے اعتکاف کی نیت کی جا سکتی ہے؟

سُوال: کیا مسجدِ حرام اور مسجد نبوی شریف میں آبِ زم زم پینے کے لیے اعتکاف کی نیت ضروری ہے؟

جواب: آبِ زم زم شریف پینے یا کھانا کھانے کے لیے اعتکاف کی نیت نہیں ہو سکتی اور اگر کرلی تو یہ نیت معتبر نہیں۔ اعتکاف کی نیت صرف ثواب کے لیے کر سکتے ہیں۔ مسجدِ حرام یا مسجدِ نبوی میں بھی غیر معتکف یعنی جس نے اعتکاف کی نیت نہیں کی اس کے لیے آبِ زم زم پینا جائز نہیں۔ اگر پہلے اعتکاف کی نیت نہیں کی تھی اور اب آبِ زم زم پینا ہے تو اس کے لیے یہ نیت نہیں کی جا سکتی بلکہ ثواب کی نیت سے اعتکاف کی نیت کریں پھر ذکر و دُرُود پڑھیں مثلاً بارہ مرتبہ دُرُود شریف پڑھ لیں اب آبِ زم زم پینا جائز ہو جائے گا۔

یہ مسئلہ تو ہم نے پہلی بار سنا ہے

آج کل جہاں بہت سارے مسائل لوگوں کو معلوم نہیں ہوتے وہیں یہ مسئلہ بھی پتا نہیں ہوتا۔ جب لوگ اس

---

1 ...... یہ رسالہ ۰۵ شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۴۰ھ بمطابق 08 جون 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... ترمذی، کتاب السفر، باب ما ذکر فی الثناء علی اللہ و الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل الدعاء، ۲/۱۰۴، حدیث: ۵۹۳ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

طرح کے مسائل سنتے ہیں تو تعجب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم نے تو یہ مسئلہ کبھی سنا ہی نہیں، نہ کسی کتاب میں نظر سے گزرا ہے۔ ان کی اس طرح کی باتوں پر یہی کہا جائے گا کہ آپ نے اب تک کتنی کتابیں پڑھی ہیں یا کتنے علما کی صحبت اختیار کی ہے؟ ظاہر ہے کہ جن لوگوں نے کبھی علمِ دین حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی تو انہیں ہر مسئلہ نیا ہی لگے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم نے یہ مسائل دعوتِ اسلامی کے بننے سے پہلے کے پڑھے ہوئے ہیں کیونکہ علمِ دین کی طرف رغبت اس وقت سے ہی تھی۔ کتابوں میں اس طرح کے مسائل تو موجود ہیں بلکہ مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایک ستون پر بھی جلی حروف سے عاشقانِ رسول کے دور میں لکھا ہوا تھا: ”نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف“۔(ایک رکنِ شوریٰ نے فرمایا:) بابُ السلام سے جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری دیتے ہیں تو دل کی جانب لکھا ہوتا تھا ”نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف“ مگر اب یہ بھی ختم کر دیا گیا ہے۔

کیا عید کی نماز تنہا پڑھ سکتے ہیں؟

سُوال: اگر کوئی مجبوری کی وجہ سے عید کی نماز باجماعت نہیں پڑھ سکا تو وہ تنہا نماز کیسے پڑھے گا۔(نارووال سے سُوال)

جواب: عید کی نماز اکیلے نہیں ہو سکتی۔[1] جماعت اس کے لیے ضروری ہے اور پھر اس کی جماعت کی بھی شرائط ہیں مثلاً جو امام پانچ وقت کی نماز کی امامت کی شرائط پر پورا اُترتا ہو تب بھی وہ عید اور جمعہ نہیں پڑھا سکتا اس لیے کہ عید اور جمعہ کی امامت کے لیے مزید کچھ شرائط ہیں، بہر حال اگر کسی کی کوتاہی کی وجہ سے عید کی نماز رہ گئی اور پورے شہر میں کہیں بھی نہ ملی تو گناہ گار ہو گا لہٰذا توبہ کرے۔

میت کو مہندی لگانا اور زیور پہنانا کیسا؟

سُوال: بعض جگہ یہ رسم ہے کہ اگر کوئی جوان مرد یا عورت شادی سے پہلے فوت ہو جائے تو میت کے ہاتھوں کو مہندی سے رنگا جاتا ہے اور انگوٹھیاں اور ہار پہنائے جاتے ہیں، ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: میت کو زینت کرنا منع ہے۔ لہٰذا میت کو انگوٹھیاں پہنانا، مہندی سے رنگنا یا زینت کے لیے پھول ڈالنا درست

1 ...... ھدایۃ، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ۱/۸۵ دار احیاء التراث العربی بیروت

نہیں۔ ہمارے یہاں میت کو کفن پہنانے کے بعد اس کے اِرد گرد جو پھول چُنے جاتے ہیں اگر یہ زینت کے لیے ہوں اور بظاہر زینت کے لیے ہی معلوم ہوتے ہیں تو زینت کے لیے ایسا کرنا مکروہ ہے البتہ میت پر اس نیت سے پھول ڈال سکتے ہیں کہ یہ تسبیح کریں گے اور اس کی وجہ سے میت کا دل بہلے گا۔(1)

کیا شادی میں شیروانی پہننا سنت ہے؟

سوال: کیا شادی میں شیروانی پہننا سنت ہے نیز کیا دولہے کو شیروانی پہننا اسراف میں آئے گا؟

(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: شادی میں شیروانی پہننے کا سنت ہونا معلوم نہیں ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زیادہ تر دو چادروں میں ملبوس رہا کرتے یعنی چادر کی تہبند باندھتے تھے،(2) کُرتا پہننا بھی ثابت ہے(3) البتہ پاجامہ یا شلوار وغیرہ پہننا ثابت نہیں۔(4)

دولہے کو شیروانی پہنانا جائز ہے اس کو اسراف نہیں کہہ سکتے، شیروانی پاکستان کا قومی لباس بھی ہے۔ اتفاق سے میں نے بھی اپنے نکاح میں شیروانی پہنی تھی۔ اس وقت شادیوں میں یہ پہنی جاتی تھی پھر اس کا رواج تقریباً ختم ہو گیا تھا لیکن پتا چلا ہے کہ اب پھر دولہے شیروانیاں پہننے لگے ہیں اور یوں خرچہ کچھ بڑھ گیا ہے۔

---

1 ...... اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے میت کی ڈولی پر قیمتی چادر ڈالنے کے متعلق سوال ہوا تو ارشاد فرمایا: دو شالہ وغیرہ بیش بہا کپڑے ڈالنے سے اگر ریاء و تفاخر ہو تو وہ حرام ہے نہ کہ خاص معاملہ میت و اولین منازل آخرت میں (کہ میت کے معاملے میں تفاخر اور سخت حرام ہے۔)، اور اگر (چادر ڈالنے سے) زینت مراد ہو تو وہ بھی مکروہ۔ شامی میں طحطاوی کے حوالے سے ہے: اس میں وُہ سب مکروہ ہے جو زینت کے لئے ہو۔ (رد المحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی الکفن، ۱۱۲/۳ دار المعرفۃ بیروت) ہاں! تصدق منظور ہو تو بے شک محمود۔ مگر تصدق کچھ اس طرح اس پر موقوف نہیں کہ جنازہ پر ڈال ہی کر دیں۔ یونہی پھولوں کی چادر بہ نیتِ زینت مکروہ، اور اگر اس قصد سے ہو کہ وہ بحکمِ احادیث خفیفُ الحل وطیبُ الرائحہ (اچھی خوشبو والے) ومُسَبِّحِ خدا (خدا کی تسبیح کرنے والے) ومونسِ میّت ہے تو حرج نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۳۷ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور)

2 ......ابو داود، کتاب اللباس، باب فی لبس الحبرۃ، ۷۱/۴، حدیث: ۴۰۶۰، باب فی الخضرۃ، ۷۳/۴، حدیث: ۴۰۶۵ دار احیاء التراث العربی بیروت

3 ......ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب کم القمیص کم یکون؟، ۱۵۰/۴، حدیث: ۳۵۷۷، دار المعرفۃ بیروت

4 ......مواھب اللدنیۃ، المقصد الثالث، الفصل الثالث، النوع الثانی فی لباسہ صلی اللہ علیہ وسلم وفراشہ، ۱۷۲/۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

کیا فون پر عیادت یا تعزیت کرنا کافی ہے؟

سُوال: کیا فون پر عیادت یا تعزیت کرنا پاس جاکر عیادت یا تعزیت کرنے کی طرح ہی ہے، نیز کیا فون پر عیادت و تعزیت کرنے سے اتنا ہی ثواب ملتا ہے؟

جواب: عیادت اور تعزیت میں فرق ہے۔ مریض کی عیادت کرنے سے مراد اس کو تسلی دینا یا دعا دینا ہے اور کسی کے انتقال پر اس کے رشتہ داروں سے غم خواری کرنا تعزیت کہلاتا ہے۔ فون پر یہ دونوں کام ہوسکتے ہیں لیکن خود جاکر عیادت یا تعزیت کرنے سے سامنے والے کو زیادہ خوشی ہوتی ہے اور یوں سمجھ یہی آتا ہے کہ اس میں ثواب بھی زیادہ ملے گا۔ مریض کے پاس جانا بسا اوقات اسے تکلیف میں بھی ڈال سکتا ہے لیکن اکثر اوقات اسے خوشی ہی ہوتی ہے۔ جتنا زیادہ سفر کرکے جائیں گے اتنی زیادہ خوشی ہوگی۔ اگر کوئی مریض کی عیادت کے لیے دوسرے ملک سے سفر کرکے آئے تو خوشی کے مارے مریض آدھا تندرست ہوجائے گا کہ اس نے میری خاطر اتنا سفر کیا ہے۔ اسی طرح سوگواروں کے یہاں بھی جاکر تعزیت کرنا ان کی زیادہ خوشی کا باعث ہوگا۔ فون پر ہی تعزیت کرلینے سے بعض اوقات شکوہ بھی آجاتا ہے کہ ہم تو اس کے یہاں خود گئے تھے لیکن اس نے فون پر ہی نمٹا دیا۔

حضرتِ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام کے پَروں کی تعداد

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام کے مبارک پَروں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: فتاویٰ رضویہ شریف کی جلد 23 میں ہے: حضرتِ سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے 600 پَر ہیں۔[1]

کیا عالمی مدنی مرکز مسجدِ کبیر میں شامل ہوگا؟

سُوال: کیا عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ مسجدِ کبیر میں آئے گا؟

جواب: عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ مسجدِ کبیر میں نہیں آئے گا البتہ مسجدِ نبوی شریف اور مسجدُ الحرام شریف مسجدِ کبیر میں شامل ہیں کہ ان کی کافی توسیع ہوچکی ہے۔

---

1 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب فی ذکر سدرۃ المنتھی، ص ۹۳، حدیث: ۴۳۲ دار الکتاب العربی بیروت- فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۴۴۱

مسجدِ کبیر کسے کہتے ہے؟

سوال: مسجدِ کبیر کسے کہتے ہے؟

جواب: وہ بڑی مسجد جو میدان کے حکم میں ہو مسجدِ کبیر کہلاتی ہے۔[1] عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بلکہ دُنیا کے کسی بھی فیضانِ مدینہ کی مسجد میری معلومات کے مطابق مسجدِ کبیر نہیں ہے اور سب چھوٹی مساجد ہی ہیں۔

خانۂ کعبہ، سبز گنبد اور نعلِ پاک کے نقش والی ٹوپی پہن کر بیتُ الخلا جانا کیسا؟

سوال: آج کل ایسی ٹوپیاں بھی آ رہی ہیں جن پر خانۂ کعبہ، سبز گنبد اور نعلِ پاک کی تصویریں بنی ہوتی ہیں تو انہیں پہن کر بیتُ الخلا جانا کیسا؟

جواب: جن ٹوپیوں پر خانۂ کعبہ، سبز گنبد اور نعلِ پاک کی تصویریں بنی ہوں تو انہیں پہن کر بیتُ الخلا جانا بڑی بے ادبی ہے۔ مجھے بھی یہ تشویش تھی کہ لوگ عقیدت میں ایسی ٹوپی پہن تو لیتے ہیں مگر بیتُ الخلا میں جاتے وقت پتا نہیں کیا کرتے ہوں گے؟ بہتر یہی ہے کہ اس طرح کی ٹوپیاں نہ پہنی جائیں۔ بیچنے والوں کو تو پیسا چاہیے اس لیے وہ تو بیچیں گے اور ہم انہیں زور زبردستی کر کے منع بھی نہیں کر سکتے البتہ ہم خریدنا بند کر سکتے ہیں۔ ان ٹوپیوں میں بے ادبی کا یہ خطرہ بھی ہوتا ہے کہ کبھی یہ ٹوپیاں سر سے زمین پر تشریف لے آتی ہوں گی یا پھر بچہ نیچے پھینک دیتا ہو گا تو اس طرح کی بے ادبیوں کا امکان رہتا ہے۔ میں عقیدت میں اپنے عمامے پر نعلِ پاک کا بیج لگاتا ہوں تو اس کے زمین پر تشریف لانے کا امکان کسی حد تک کم ہے اس لیے کہ یہ تھوڑی دیر کے لیے لگایا جاتا ہے اور پھر اس کو نکال کر اپنی جگہ رکھ دیا جاتا ہے، یوں بچہ اس کو کھینچ کر پھینک نہیں سکتا جبکہ ٹوپی پر کڑھائی کر کے جو نعلِ پاک وغیرہ بنایا جاتا ہے اس کو بندہ جدا کر کے کہیں رکھ نہیں سکتا لہٰذا اس کی بے ادبی کا اندیشہ رہتا ہے۔

---

[1] ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الاستخلاف، ۲/۴۲۶ — اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مسجدِ کبیر سے ایک ہی مراد ہے یعنی نہایت درجہ عظیم و وسیع مسجد جیسی جامع خوارزم کہ سولہ ہزار ستون پر تھی یا جامع قدس شریف کہ تین مسجدوں کا مجموعہ ہے، باقی عام مساجد جس طرح عامہ بلاد میں ہوتی ہیں سب ان دونوں حکموں میں متحد ہیں اگرچہ طول و عرض میں سو سو گز ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۸/۸۰)

آج کل لوگ عموماً ٹوپی استعمال نہیں کرتے البتہ اگر کسی مذہبی بندے سے ملنا ہو یا کسی مذہبی اجتماع میں آنا ہو تو طرح طرح کے ڈیزائن والی اُونچی نیچی ٹوپیاں پہن لیتے ہیں اور پھر واپسی پر پُڑیا بنا کر جیب میں ٹھونس لیتے ہوں گے۔ ایسے لوگ نمازیں بھی ننگے سر پڑھتے ہیں بہر حال اونچی نیچی ٹوپیاں پہننا تو چل جائے گا لیکن نعلِ پاک ، سبز گنبد والی ٹوپی میں بے ادبی کا اندیشہ ہے لہٰذا اسے نہ پہنا جائے۔ البتہ جو ادب کر سکے وہ بھلے پہن لے لیکن اس کا ادب کرنا بڑا مشکل ہے کیونکہ جب بیتُ الخلا میں جائیں گے تو اسے کہاں رکھ کر جائیں گے ؟ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کی دُکانوں میں بھی یہ ٹوپیاں بکتی ہیں ہو سکتا ہے کوئی بے چارہ جوش میں آ کر نعلِ پاک والی ٹوپی لے لے کہ فیضانِ مدینہ کے باہر بک رہی ہے تو یاد رہے کہ یہاں بکنے والی ہر چیز ہماری منظوری سے نہیں بکتی مثلاً میں کباب سموسے کی مخالفت کرتا رہتا ہوں مگر ہمارے یہاں دُکانوں پر کباب سموسے بک رہے ہوتے ہیں۔

خانۂ کعبہ پر پہلی نظر پڑے تو کونسا عمل کیا جائے؟

سُوال: جب ہم مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا جائیں اور ہماری پہلی نظر خانۂ کعبہ پر پڑے تو ہم نوافل ادا کریں یا نظر جھکا کر کھڑے رہیں؟

جواب: جوں ہی کَعْبَۂ مُعَظَّمَہ پر پہلی نظر پڑے تو تین بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں اور دُرود شریف پڑھ کر دُعا مانگیں کہ رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن میں ہے: جب کعبہ شریف پر پہلی نظر پڑتی ہے تو وہ قبولیتِ دُعا کا وقت ہے۔[1] لہٰذا اس وقت جو دعا مانگی جائے ضرور قبول ہوتی ہے۔ آپ چاہیں تو یہ دُعا مانگ لیں کہ یا اللہ! میں جب بھی کوئی جائز دُعا مانگا کروں وہ قبول ہوا کرے۔

برف سے تیمم کا شرعی حکم

سُوال: کیا برف سے تیمم ہو سکتا ہے؟

جواب: جی نہیں! تیمم زمین یا زمین کی جنس یعنی جو چیز بھی زمین کی قسم سے ہو اس سے تیمم ہو سکتا ہے۔[2] مٹی کے

---

1 ...... رفیق الحرمین، ص۹۱ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... خلاصۃ الفتاوی، کتاب الطہارات، الفصل الخامس فی التیمم، ۳۵/۱، سرکی روڈ کوئٹہ

www.dawateislami.net

برتن سے بھی تیمم ہو سکتا ہے لیکن اگر مٹی کے برتن پر پگھلے ہوئے کانچ کی یا کسی اور چیز کی چکنی تہ چڑھی ہوئی ہو تو اس سے تیمم نہیں ہو سکتا۔ مٹی کے برتن کا باہر والا وہ حصہ جو رکھتے وقت زمین سے ملا ہوتا ہے اس پر تہ نہیں چڑھی ہوتی تو اس حصے پر ہاتھ پھیر کر تیمم کیا جا سکتا ہے۔

قرآنِ کریم میں وضو کا حکم

سُوال: کیا قرآنِ کریم میں وضو کے بارے میں حکم آیا ہے؟

جواب: وضو کے بارے میں قرآنِ کریم میں حکم موجود ہے چنانچہ پارہ 6 سُورۃُ الْمَائِدَۃ کی آیت نمبر 6 میں ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ ﴾ (پ۶، المائدۃ: ۶) ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔

بچی کا نام اُمُّ القُریٰ رکھنا کیسا؟

سُوال: میں نے بیٹی کا نام اُمُّ القُریٰ رکھا ہے تو کیا یہ نام رکھنا صحیح ہے؟

جواب: بچی کا نام "اُمُّ القُریٰ" رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مکۂ مکرمہ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کا ایک نام "اُمُّ القُریٰ" بھی ہے۔(1)

شوہر کی اجازت کے بغیر گھر چھوڑ کر جانے والی عورت کا حکم

سُوال: جو عورت شوہر کی اجازت کے بغیر گھر چھوڑ کر چلی جائے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: جو عورتیں بات بات پر گھر چھوڑ کر چلی جاتی ہیں ان کے لیے مکتبۃُ المدینہ کے ایک بہت پیارے مدنی رسالے "احترامِ مسلم" جسے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر بھی پڑھا جا سکتا ہے اس کے صفحہ نمبر 16 پر ہے: بات بات پر روٹھ کر میکے چلی جانے والی عورت اس حدیثِ پاک کو بار بار اپنے کانوں پر دہرائے اور دل کی گہرائیوں میں اُتارے،

(1) بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ القصص، باب ﴿ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ ... ﴾، ۳/۲۹۶، حدیث: ۴۷۷۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اور (بیوی) بغیر اجازت اس (یعنی شوہر) کے گھر سے نہ جائے اگر بلا ضرورت ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے یا واپس لوٹ نہ آئے اللہ پاک اور فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں۔[1]

بے وقوف میکا کون سا ہے؟

سُوال: بے وقوف میکا کون سا ہوتا ہے۔ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: جو میکا شوہر اور سُسرال کے خلاف بڑھکائے اور چڑھائے کہ تو یہ سُن کر آگئی!!! بڑھی چڑیل نے تیرے کو یہ بولا اور تیرے کو جواب نہیں آیا!!! کیا تیرے منہ میں مونگ بھرے تھے تُو بھی یوں جواب دیتی!!! تو جو میکا اس طرح لڑوا کر اپنی بیٹی کا یا بہن کا گھر تڑوائے وہ بیو قوف ہے۔ وہ بہو بُری جو سُسرال کی برائیاں اپنی ماں، بہنوں، بھائی اور باپ کے پاس جا کر کرے لیکن یاد رکھیے! ہر ماں بہن ایسی بے وقوف نہیں ہوتی کہ اگر بہن یا بیٹی لڑ کر آگئی تو وہ اس کا حوصلہ بڑھائے بلکہ بعض تو اچھا ذہن بناتی ہیں۔

بیٹی روٹھ کر آجائے تو اُسے کس طرح سمجھایا جائے؟

سُوال: اگر بیٹی روٹھ کر آئے اور اپنے امی ابو سے شکایت کرے کہ میرے سُسرال میں یوں یوں ہو رہا ہے تو کیا انہیں بڑھ کر یہ پوچھنا چاہیے کہ بیٹی تو اتنی شریف ہے، اتنی نیک ہے، اتنی خاموش اور قفلِ مدینہ والی ہے کہ تو نے اول سے آخر تک کچھ بھی نہیں بولا ہو گا اور یوں ہی سُن کر آگئی ہے، بیٹی آپ نے بھی تو آگے پیچھے کچھ نہ کچھ بولا ہو گا مگر وہ آپ نے نہیں بتایا۔ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: بیٹی ہو یا بیٹا، جوان ہو یا بڈھا جب یہ ہم سے فریاد کریں کہ میرے ساتھ یوں کیا تو بعض اوقات ہمیں سمجھ جانا چاہیے کہ حقیقتِ حال کیا ہے؟ اس سلسلے میں ایک چٹکلا سُنیے چنانچہ "ایک بار رَمضان ہال میں سب کے سامنے ایک اسلامی بھائی نے کھڑے ہو کر کہا کہ فیضانِ مدینہ کے حارِسین یعنی جو آنے جانے والوں کی چیکنگ کیا کرتے ہیں انہوں نے میرے ساتھ بد تمیزی کی ہے۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا یہ قصہ سب کے سامنے Live (یعنی براہِ راست) ہوا تھا؟ نیز جس

[1] مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب النکاح، ما حق الزوج علی امراتہ، ۳/۳۹۷ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

طرح آپ نے میرے سامنے خشوع وخضوع کے ساتھ اور گڑ گڑا کر گفتگو کی کیا آپ کا حارسین کے ساتھ بھی یہی لہجہ تھا اور پھر بھی انہوں نے آپ سے بدتمیزی کی؟جب میں نے اُس اسلامی بھائی سے یہ سُوال کیے تو اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور فوراً بیٹھ گیا اور وہ سمجھ گیا کہ میں رنگے ہاتھوں پکڑا گیا ہوں اور بُرائی میرے کھاتے میں آگئی ہے۔" یاد رکھیے!ہم نے حارسین کسی پاگل خانے سے لاکر کھڑے نہیں کیے کہ وہ بلاوجہ کسی کو ڈانٹیں، جھاڑیں یا لڑائی کریں گے، آپ بھی تو کچھ پھول انہیں دیتے ہوں گے اور پھر بات بڑھتی ہو گی۔البتہ کوئی پھول دے یا گلدستہ مارے ہماری طرف سے حارسین کو یہی تاکید ہوتی ہے کہ کسی سے لڑنا نہیں ہے لیکن یہ بھی انسان ہوتے ہیں اور کبھی انہیں بھی غصہ آہی جاتا ہے۔دیکھیے! حارسین پانچ سو یا ہزار اَفراد کو چیک کر چکے ہوں اور پھر ایک ہزار ایک والا آئے اور بدتمیزی کرتے ہوئے کہے کہ میرے پیٹ پر ہاتھ لگا کر مجھے کیوں چیک کرتے ہو کیا میں نے پیٹ پر بندوق لگا رکھی ہے؟ کیا میں دہشت گرد ہوں؟جب وہ اس طرح کی گفتگو کرے گا تو حارِس جان بوجھ کر اس کے پیٹ پر ہاتھ لگا کر چیک کرے گا اور پھر لڑائی ہو جائے گی۔

آج کل حالات درست نہیں ہیں، بابُ المدینہ (کراچی) جہاں دہشت گردی کی وجہ سے سینکڑوں نہیں ہزاروں لوگ مارے گئے ہیں یہاں کے رہنے والے اگر حالات کو نہیں سمجھیں گے تو کون سمجھے گا؟لہٰذا کہیں بھی چیک کیا جائے تو بدتمیزی نہ کیجیے۔مدنی مرکز میں بعض بے چارے چیکنگ کرنے پر بدتمیزی کرتے ہیں۔حارسین میں سے بھی کوئی کوئی بدتمیزی کرتا ہو گا لیکن اب پہلے کے مقابلے میں ان کی شکایتیں کم ہیں کیونکہ ہم حارِسین کو سمجھانے کی ترکیب رکھتے ہیں کہ بدتمیزی نہیں کرنی ہے۔ایئرپورٹ پر اس طرح تلاشی لی جاتی ہے کہ ہمارا عمامہ شریف بھی چیک کیا جاتا ہے مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں تلاشی لینے والوں سے کبھی نہیں اُلجھتا اور نہ ہی میں نے کبھی وہاں کسی اور کو اُلجھتے دیکھا ہے حالانکہ وہاں تلاشی لینے والے کبھی اِدھر اور کبھی اُدھر ہاتھ ڈالتے ہیں اور کبھی جیب سے چیزیں نکلوا لیتے ہیں کہ یہ ٹیون کیوں بج رہی ہے؟ کبھی بولتے ہیں واپس جاؤ، واپس آؤ اور کبھی لیفٹ رائٹ کرواتے ہیں لیکن ان تمام چیزوں کے باوجود انہیں کوئی کچھ نہیں بولتا اور دوسری طرف جب مسجد یعنی اللہ پاک کے گھر آتے ہیں تو چیکنگ پر ایسے بولتے ہیں گویا مسجد آکر احسان کر رہے ہوں۔ اسی طرح حرمین طیبین زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی مَسْجِدَیْنِ کَرِیْمَیْن (مسجدُ الحرام شریف اور مسجد

نبوی شریف) میں بھی بعض اوقات چیکنگ کرتے ہیں وہاں بھی کوئی کچھ نہیں بولتا مگر یہاں مدنی مرکز میں آکر پتا نہیں کیوں بولتے ہیں؟ شاید بولنے کی یہ وجہ ہو کہ مَسْجِدَیْنِ کَرِیْمَیْن میں بندہ اپنے شوق سے جاتا ہے جبکہ یہاں مدنی مرکز میں بہلا پھسلا کر اور انفرادی کوشش کے ذریعے اسلامی بھائی لے کر آتے ہیں۔ کئی لوگ ناراض ہو کر چلے بھی جاتے ہوں گے حالانکہ ان کا ایسا کرنا درست نہیں کیونکہ خطرات کی وجہ سے چیکنگ کرنی پڑتی ہے ورنہ پہلے چیکنگ نہیں ہوتی تھی اور میں عوام کے ساتھ کھاتا پیتا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں پچھلے رمضان (۱۴۳۹) تک بھی رمضان ہال میں عوام کے ساتھ ان کے دستر خوان پر بیٹھ کر کھاتا تھا۔ اب بھی عوام میں بیٹھتا ہوں مگر اب مجبوری کی وجہ سے ٹیبل کرسی پر ہوتا ہوں لیکن جو بھی میرے پاس آتا ہے وہ چیک ہو کر آتا ہے کیونکہ یہ میری مجبوری ہے اور جو سمجھ دار اسلامی بھائی ہوتے ہیں ان کی سمجھ میں یہ آتا ہے کہ جو چیکنگ کی جاری ہے یہ صحیح ہے اور یہ ہونی بھی چاہیے۔ بہر حال تالی دو ہاتھ سے بجتی ہے۔

روزہ اور نماز دوسرے کی طرف سے ادا نہیں ہو سکتے

سُوال: رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے میری والدہ کے چار روزے چھوٹ گئے تھے، اب میں نے اپنی والدہ سے عرض کیا ہے کہ میں آپ کی طرف سے چار روزے رکھوں گا تو کیا میں شوال کے چھ روزے رکھنے کے بعد چار روزے رکھوں یا پہلے بھی رکھ سکتا ہوں؟

جواب: روزہ اور نماز میں کسی کی نیابت نہیں ہو سکتی[1] یعنی ایک دوسرے کا قائم مقام نہیں ہو سکتا کہ ایک کے بدلے دوسرا کر لے لہٰذا بیماری کی وجہ سے آپ کی والدہ کے جو چار روزے چھوٹے ہیں ان کی قضا فرض ہے۔ جب وہ روزہ رکھنے کے قابل ہو جائیں تو انہیں خود یہ روزے رکھنے ہوں گے اور ان کے بدلے کوئی دوسرا قضا نہیں کر سکتا۔ اگر آپ کی امی شوال کے چھ روزے رکھتی ہیں تو بہتر یہی ہے کہ پہلے چار روزے قضا کر لیں پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لیں۔ اللہ پاک آپ کی والدہ کو برکت اور صحت دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...... درمختار، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ۴/۱۷ دار المعرفۃ بیروت

www.dawateislami.net

ایک سے زیادہ مصلوں پر نماز کا شرعی حکم

سُوال: ایک مسجد میں امام صاحب کے لیے آٹھ مصلے بچھائے گئے ہیں تو کچھ لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک سے زیادہ مصلے بچھانا جائز نہیں ہے لہٰذا اس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب: میں جب مسجدوں میں بیانات کرتا تھا تو پہلے میں بھی پریشان تھا کہ ایک تو ویسے ہی موٹا مصلا بچھا ہوتا تھا اور پھر لوگ میرے اِعزاز میں خوبصورت مصلے اپنے گھروں سے لاتے اور بچھاتے تھے اور یوں مصلوں کی تھپی لگی ہوتی تھی۔ پھر جب میرا تھوڑا دل کُھلا تو میں مصلے ہٹا دیتا تھا کیونکہ مجھے خالی فرش پر نماز پڑھنا پسند ہے اور اس میں میرے لیے آسانی ہے۔ خالی فرش ہو اور اس پر کارپیٹ اور مصلا وغیرہ کچھ بھی نہ بچھا ہوا ہو تو اس پر نماز پڑھنا مستحب ہے [1] اور اس میں زیادہ ثواب ہے۔ اگر آٹھ آٹھ مصلے بچھے ہوں تو امام سجدہ کیسے کرے گا اس لیے کہ پیشانی کا جمنا یہ سجدے کی حقیقت ہے، اگر کسی نے سجدے میں پیشانی اس طرح ہلکی چھوڑ دی کہ دبائے گا تو مزید دبے گی تو سجدہ ہی نہیں ہو گا اور سجدہ نہ ہوا تو نماز بھی نہیں ہو گی۔ بعض جگہوں پر یہ ہوتا ہے کہ گاؤں والا یا قریبی محلے والا حج پر جاتا ہے اور خوبصورت سا مصلا لے آتا ہے اور وہ اتنا بااثر آدمی ہوتا ہے کہ اسے کوئی مصلا بچھانے سے روک نہیں سکتا تو اب وہ مصلا بچھائے گا اور امام کو اس مصلے پر نماز پڑھانا ہو گی اس لیے کہ امام ہمارا نوکر ہے اور اب وہ دور چلا گیا کہ جب امام پیشوا ہوتا تھا اور حقیقت میں امام پیشوا ہی ہے مگر اب بعض جگہ امام کے ساتھ مَعَاذَ اللّٰہ نوکروں والا سلوک ہوتا ہے۔

کیا دو چار مصلوں پر نماز پڑھانے والے امام کو سمجھایا جائے؟

سُوال: اگر کوئی امام دو چار مصلے بچھا کر نماز پڑھاتا ہو تو کیا ہم اسے سمجھائیں کہ نماز نہیں ہو رہی یا سجدہ نہیں ہو رہا؟ (رُکنِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: مصلوں کی تھپیوں پر سجدہ کرتے ہوئے پیشانی کو اتنا دبائے کہ اب دبانے سے مزید نہ دبے تو ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی۔ مصلوں کی تھپیوں پر میں بھی نمازیں پڑھ لیتا تھا مگر مجھے نماز میں خشوع بالکل حاصل نہیں ہوتا تھا اور

[1] حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی ما یکرہ للمصلی، ص۳۷۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

عمامہ سنبھالنا مشکل ہو جاتا تھا کیونکہ ظاہر ہے کہ جب پیشانی جمانے کے لیے زور لگائیں گے تو عمامہ سر سے ڈھیلا ہو گا تو یوں بڑی تکلیف ہوتی تھی لیکن جب دل کھلا تو میں تھپیاں ہٹا دیا کرتا تھا۔ یاد رہے! اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو مصلوں کی تھپیوں پر نماز پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی، اس طرح کی بدگمانی کرنے کی ہمیں ضرورت نہیں ہے، ممکن ہے کہ امام پیشانی جمانے میں زور لگاتا ہو اور نماز کے شرعی مسائل جانتا ہو بہر حال مساجد میں اتنے زیادہ مصلے نہیں لانے چاہئیں۔ جس غریب نے کبھی اچھا مصلا نہ دیکھا ہو اگر اُسے تحفے میں قیمتی مصلا دے دیا تو وہ نماز پڑھتے ہوئے مصلے کے نقش و نگار میں گھومتا رہے گا۔ خالی زمین پر سجدہ کرنا افضل ہے اور میرا اس پر بہت عرصے سے عمل رہا ہے، میں مصلے سے کتراتا ہوں ہاں اگر سخت سردی ہو اور ٹھنڈک ایذا دے رہی ہو یا نزلہ ہو یا پھڑیا ہو کہ خالی فرش پر تکلیف ہوتی ہے تو ایسی صورت میں مصلا یا چادر بچھا کر نماز پڑھ لیتا ہوں ورنہ ہزاروں لوگوں نے دیکھا ہو گا کہ عام طور پر میرا معمول یہی رہا ہے کہ میں خالی زمین پر سجدہ کرتا رہا ہوں۔ اسی طرح جب مسجد میں نمازیوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا موقع ملا تب بھی مسجد میں بچھی ہوئی چٹائی یا کارپیٹ پر سجدہ کر لیا کہ ظاہر ہے جب سب نمازی صف میں کھڑے ہوں تو وہاں صف ہٹا کر خالی زمین پر سجدہ نہیں کیا جا سکتا۔

مساجد میں قرآنِ پاک لا کر رکھنا کیسا؟

سُوال: جس طرح لوگ امام صاحب کے لیے مسجد میں مصلے لے کر آتے ہیں اسی طرح خاص طور پر رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں یا فوتگی کے موقع پر قرآن شریف بھی اتنے زیادہ لے کر آتے ہیں کہ الماری میں رکھنے کی جگہ نہیں ہوتی اور پھر وہ تھیلیوں اور شاپر وغیرہ میں رکھ دیے جاتے ہیں جس کے سبب بے ادبی کا امکان رہتا ہے تو اس سلسلے میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ہمارے یہاں تو مساجد میں قرآنِ پاک دیتے ہیں لیکن میں نے احمد آباد شریف ہند میں دیکھا کہ وہاں مساجد میں بہت سارے 30 پاروں کے صندوق رکھے ہوتے ہیں کہ فلاں کے ایصالِ ثواب کے لیے ہے۔ اب قوم اتنا قرآنِ پاک کہاں پڑھتی ہے؟ شاید 30 پارے اس لیے دیتے ہوں گے کہ اگر کہیں قرآن خوانی ہو تو وہاں لے جائیں۔ اب کہیں

www.dawateislami.net

لوگ واقعی اتنے قرآنِ کریم پڑھتے ہوں تو آدمی وہاں قرآنِ پاک لاکر دے مگر حالت یہ ہے کہ خالی رمضان شریف میں کچھ لوگ پڑھتے ہیں اور سارا سال تو کوئی اِکا دُکا ہی پڑھتا ہے۔ واقعی قرآن پاک کے نسخوں سے مساجد کی الماریاں بھری ہوتی ہیں اور اس کے باوجود لوگ دیئے جا رہے ہوتے ہیں لہٰذا اگر قرآنِ پاک دینے ہوں تو معلومات کر کے کسی مدرسہ میں دیں جہاں طلبا پڑھتے ہوں کہ وہاں آپ کے دیئے ہوئے قرآنِ پاک طلبا پڑھیں گے، سیکھیں گے اور حفظ کریں گے۔ آپ یہ بھی کر سکتے ہیں کہ اپنے علاقے کے مدرسے میں رابطہ کر کے پہلے سے بکنگ کروالیں کہ جب کبھی قرآنِ کریم کے نسخوں کی ضرورت ہو تو ہم سے رابطہ کر لیجیے گا۔ پھر جب ان کو ضرورت پڑے تو آپ انہیں لا کر دے دیں۔ قرآنِ پاک کا نسخہ اپنی مرضی کا نہیں بلکہ جیسا قاری صاحب کہیں ویسا لا کر دیں گے تو ہی کام آئے گا ورنہ اپنی مرضی کا دیں گے تو وہ لے کر رکھ دیں گے لیکن استعمال نہیں ہو گا کیونکہ قرآنِ کریم کے جس نسخے سے حفظ کروایا جاتا ہے اس کا سائز، الفاظ کی پرنٹنگ اور لائنیں دیکھی جاتی ہیں اور اگر وہ مخصوص تعداد سے کم یا زیادہ ہو جائیں تو بے چارہ حفظ کرنے والا آزمائش میں آسکتا ہے اس لیے جیسا قاری صاحب فرمائیں ویسا نسخہ ہی لا کر دیں۔ مسجدوں میں قرآنِ کریم لا کر نہ رکھیں اور لا کر رکھنے کے بارے میں امام صاحب سے بھی نہ پوچھیں کہ وہ بے چارہ ڈرے گا کہ سیٹھ صاحب نے کہا ہے کیسے منع کیا جا سکتا ہے۔ میں نے بہت پہلے جبکہ میرے ساتھ حفاظتی اُمور کے مسائل نہیں تھے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں یہ لکھ کر لگا رکھا تھا کہ یہاں قرآنِ کریم اپنی مرضی سے لا کر نہ رکھیں، اگر میں ایسا نہ کرتا تو امکان تھا کہ لوگ الماریاں قرآنِ پاک سے بھر دیتے۔ بہت سے لوگ طرح طرح کی فریمیں اُٹھا لاتے اور کہتے کہ ہم نے انہیں مدنی مرکز میں لگانا ہے تو پھر انہیں سمجھایا جاتا کہ یہ فریمیں اپنے گھر پر لگاؤ مدنی مرکز اس لیے نہیں کہ اپنی مرضی کا فریم لا کر لگا دو۔ فریمیں لگانے سے ماربل بھی خراب ہوتا ہے اور پھر ان میں کبوتر بیٹھتے ہوں گے اور کوے گھس جاتے ہوں گے کیونکہ بڑی فریم کے درمیان جگہ ہوتی ہے۔ چونکہ مدنی مرکز میں بہت سے اسلامی بھائی تشریف لاتے تھے اس لیے میں نے فریم کی جگہ بکس بنوائے تھے اور ان پر نیکی کی دعوت پر مشتمل مدنی پھول لکھوائے تھے تاکہ اسلامی بھائی انہیں پڑھیں

www.dawateislami.net

اور کچھ نہ کچھ سیکھیں۔ یاد رہے! بکس بنوانے کے لیے میں نے مدنی مرکز سے ایک پیسا بھی نہیں لیا تھا بلکہ ان کے لیے الگ سے چندہ کیا تھا۔

سَمتِ قبلہ کے خلاف رُخ کر کے نماز پڑھی تو کیا حکم ہے؟

سُوال: اگر نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ سَمتِ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: کسی ایسے مقام پر نماز پڑھی جہاں کوئی بتانے والا نہیں تھا مثلاً جنگل یا بیابان میں اور نماز پڑھنے سے پہلے تَحَرِّی یعنی سوچ بچار کر لیا تھا کہ قبلہ کس جانب ہو گا بعد میں معلوم ہوا کہ جس طرف رُخ کر کے نماز پڑھی ہے وہ سَمتِ قبلہ نہیں تھی تو یہ نماز ہو گئی۔[1] اور اگر سوچ بچار نہیں کیا یا کوئی بتانے والا تھا مگر اس سے معلوم نہیں کیا اور غلط سَمت میں نماز پڑھی تو نماز نہ ہوئی لہٰذا دوبارہ پڑھنا پڑے گی۔[2]

دورانِ خطبہ کوئی کام کرنا کیسا؟

سُوال: جُمُعَةُ الْمُبَارَك کے خطبے کے وقت خطیب صاحب کے لیے کوئی شخص مائیک درست کر رہا ہوتا ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ اس دوران خطبہ شروع ہو جاتا ہے اس بارے میں کچھ ارشاد فرما دیجیے۔

جواب: خطبے کے وقت لوگ بہت کچھ کر رہے ہوتے ہیں حالانکہ یہ انتہائی غلط طریقہ ہے۔ خطیب کے منبر پر آنے کے بعد خطبہ سننے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں کرنا چاہیے۔[3] مائیک درست کرنے کا کام اذانِ خطبہ شروع ہونے سے پہلے ہی کر لینا چاہیے، یہ اندازہ پہلے ہی کر لیا جائے کہ خطیب صاحب کو کتنا اونچا مائیک چاہیے اسی کے مطابق اس کی ترکیب بنالی جائے۔ نیز مائیک جب درست کرنے لگیں تو اس کو بند کر دیں، کھلا رکھ کر درست کرنے سے اتنا شور ہوتا ہے کہ اگر کوئی سنتیں پڑھ رہا ہو تو مائیک کے شور کی وجہ سے رکعتیں ہی بھول جائے۔ اگر ذہن بنا ہو گا تو یہ ساری احتیاطیں بآسانی ہو جائیں گی۔

---

1 ..... تنویر الابصار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/۱۴۳ دار المعرفۃ بیروت

2 ..... رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مسائل التحری فی القبلۃ، ۲/۱۴۳

3 ..... فتاویٰ رضویہ، ۸/۳۲۹

www.dawateislami.net

کیا بغیر ارادے کے نیت کے الفاظ دہرانا کافی ہے؟

سُوال: مسجد میں اعتکاف کی نیت لکھی ہوتی ہے اگر کوئی اس کو صرف زبان سے پڑھ لے اور دل میں نیت کا ارادہ نہ ہو تو کیا صرف پڑھنے سے نیت ہو جائے گی؟

جواب: دل میں ارادہ نہ ہو تو فقط زبان سے دہرانے سے نیت نہیں ہو گی کیونکہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے زبان سے نہ بھی کہا اور دل میں ارادہ کر لیا تو نیت ہو جائے گی، دل میں ارادہ نہیں کیا اور صرف زبان سے الفاظ دہرا دیئے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ صرف اعتکاف کی نیت کا ہی مسئلہ نہیں ہے بلکہ نماز وغیرہ کے لیے بھی دل میں نیت ہونا شرط ہے۔

روح بھی بیمار ہوتی ہے

سُوال: ذکرِ خدا و ذکرِ مصطفےٰ کرنے کا دل نہیں کرتا کوشش بہت کرتا ہوں مگر ناکام ہو جاتا ہوں، برائے کرم! اس کا کوئی حل ارشاد فرما دیجیے۔

جواب: بندہ بیمار ہو جائے تو دوا پینے کا دل نہیں کرتا مگر زبردستی پیتا ہے اسی طرح روح بھی بیمار ہو گئی ہے اور ذکرِ خدا و ذکرِ مصطفےٰ کرنے سے کترا رہی ہے لہٰذا اس کو زبردستی دوا پلانا پڑے گی، جب زبردستی ذکر کرتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ روح تندرست ہو جائے گی پھر ذکر میں دل بھی لگنے لگے گا۔

تیرا ذکر لب پر خدا دل کے اندر
یونہی زندگانی گزارا کروں میں (سامانِ بخشش)

کیا خدا دل میں رہتا ہے؟

شعر کے پہلے مصرع میں ہے: "خدا دل کے اندر" اس سے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا دل میں رہتا ہے اس طرح کے الفاظ بعض لوگ محاورے کے طور پر بھی بولتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا ہے کہ مَعَاذَ اللہ دل خدا کا گھر ہے بلکہ اس کا مطلب ہے کہ خدا کی یاد دل میں ہے۔ یاد رکھیے! اللہ پاک مکان سے پاک ہے کیونکہ مکان میں رہے گا تو پھر اس کی حد بھی ہو گی جسم بھی ہو گا، جہت وغیرہ بھی ہو گی حالانکہ اللہ پاک ان تمام چیزوں سے پاک ہے نہ اس کا جسم ہے نہ

مکان نہ اس کے لیے کوئی جہت کی تعیین جیسے دائیں بائیں یا اوپر نیچے ہونا۔ یوں ہی کعبہ کو بیتُ اللہ یعنی اللہ کا گھر اسی طرح مسجد کو بھی اللہ پاک کا گھر کہا جاتا ہے تو اس کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ یہاں اللہ پاک کی عبادت ہوتی ہے۔

خدا ایک پر ہو تو اِک پر محمد

سُوال: اس شعر کا کیا مطلب ہے:

خدا ایک پر ہو تو اِک پر محمد
اگر قلب اپنا دو پارا کروں میں (سامانِ بخشش)

جواب: غالباً یہ استعارہ ہے یعنی میرے دل میں اللہ پاک اور اس کے رسول کی اتنی یاد بسی ہوئی ہے کہ اگر میں اپنے دل کے دو ٹکڑے کروں تو ایک حصہ اللہ پاک کی یاد سے معمور ہو گا اور دوسرا حصہ یادِ مصطفےٰ سے بھرا ہوا ہو گا۔

بالوں میں خشکی ہو جائے تو کیا کریں؟

سُوال: اگر کسی کے سر اور داڑھی کے بالوں میں خشکی ہو اور بال گرتے ہوں تو اس کا کیا علاج ہے؟

(برمنگھم سے ایک اسلامی بھائی کا سوال)

جواب: آج کل تیل لگانے کا رواج کم ہو گیا ہے، بہت سارے لوگ تیل لگاتے ہی نہیں یا کبھی کبھار لگاتے ہیں۔ اسی وجہ سے جسم میں خشکی اور خارش وغیرہ کی بیماریاں ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے حافظے کی کمزوری بھی ہوتی ہے۔ تیل لگانا بہت ضروری ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے تیل استعمال فرمایا کرتے تھے حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زلفوں سے تیل کے قطرے ٹپک جاتے تھے۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
صبحِ عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو (حدائقِ بخشش)

---

1 ..... حضرتِ سیّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر قِناع (سربند) استعمال فرماتے، یہ رومال مبارک تیل والے کے کپڑے کی طرح تیل سے تر ہوا کرتا تھا۔

(شمائل المحمدیۃ، باب ما جاء فی ترجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص٣٩-٤٠، حدیث:٣٢ دار احیاء التراث العربی بیروت)

یعنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زلفوں سے جو تیل ٹپک رہا ہے وہ تیل نہیں بلکہ ستارے ہیں، پھر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بال مبارک سیاہ تھے تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ان سیاہ زلفوں کو رات سے تشبیہ دی ہے کیونکہ ستارے رات میں دکھائی دیتے ہیں دن میں نظر نہیں آتے۔ دوسرے مصرع میں "صبحِ عارض" فرمایا اور عارض کا مطلب ہوتا ہے چہرہ، چونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ روشن اور منور تھا تو اس کو صبح سے تشبیہ دی۔ اب شعر کا یہ مطلب ہوا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زلفیں جن کو رات فرمایا گیا ہے وہ صبحِ عارض یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روشن و منور چہرے پر تارے نچھاور کرتی ہے۔

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے تیل استعمال فرماتے

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے تیل لگایا کرتے تھے اور سربند بھی استعمال فرماتے تھے یعنی عمامے شریف کے نیچے کپڑا باندھا کرتے تھے۔ اور ایک ہم لوگ ہیں کہ تیل نہیں لگاتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم اہلِ سنت ہیں تو ہمیں چاہیے کہ سنتوں پر عمل کریں اور تیل لگانے والی سنت کو بھی اپنالیں۔ خصوصاً وہ لوگ جن کو خشکی کا مرض ہے تیل لگانے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ فرق محسوس کریں گے۔ تیل سے مساج کریں تو یہ جڑوں میں اترے گا اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ بال مضبوط اور لمبے ہوں گے اور خشکی بھی دور ہو جائے گی۔ خشکی ختم کرنے کے الگ الگ تیل آتے ہیں لیکن بازاری تیل استعمال نہیں کرنے چاہئیں کہ ان کے بارے میں دعوے تو بہت کیے جاتے ہیں کہ یوں ہو جائے گا یا بال ایسے ہو جائیں گے مگر پتا نہیں کہ کیا کیا ہو جائے؟ لہٰذا ان بازاری تیلوں کے مقابلے میں زیتون شریف اور کھوپرے کا تیل اچھا ہوتا ہے۔

صابن بالوں کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے

صابن کی وجہ سے بال ٹوٹنے اور جھڑنے لگتے ہیں۔ جو تھوڑی بہت معلومات رکھتے ہیں ان کو معلوم ہو گا کہ صابن میں کاسٹک سوڈا شامل کیا جاتا ہے۔ کاسٹک سوڈا ہاتھ پر رکھ کر پانی ڈالا جائے تو ہاتھ پھاڑ دے اتنی خطرناک چیز صابن میں ڈالی جاتی ہے اور تقریباً سبھی لوگ یہ صابن استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ ہمارے بچپن میں ریٹھا نامی بوٹی آتی تھی جو دواؤں میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ اسے گرم پانی میں بھگو کر رکھتے تو اس سے خوشبودار جھاگ بنتا تھا۔ ہماری والدہ اس

میں ناریل کا چھلکا ڈالتی تھیں اور اس سے بچوں کو نہلایا جاتا تھا۔ گھروں میں بھی شاید یہ استعمال ہوتی تھی۔

سر میں تیل نہ لگانا بھی حافظے کی کمزوری کا سبب ہے

سُوال: وہ لوگ جو مدنی ماحول میں نہیں ہیں، ٹوپی اور عمامہ وغیرہ نہیں پہنتے یہ لوگ تیل لگانے سے کتراتے ہیں مگر ہوسکتا ہے کہ عمامہ شریف پہننے والے اسلامی بھائی تیل استعمال کرتے ہوں کیونکہ تیل لگائے بغیر ان کو بال چبھتے ہوں گے آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: مدنی ماحول میں بھی کم ہی لوگ تیل کا استعمال کرتے ہوں گے ورنہ تو یہ لاکھوں کی تعداد ہے اگر یہ سب تیل کا استعمال شروع کردیں تو تیل مہنگا ہوجائے گا۔ اگر یہ لوگ تیل کا استعمال کرتے بھی ہوں گے تو ہفتوں اور مہینوں بعد کرتے ہوں گے حالانکہ جو تیل نہیں لگاتے ان کا حافظہ کمزور ہوتا ہے، یہ لوگ چیزیں رکھ کر بھول جاتے ہیں پھر گھر والوں سے لڑائی کرتے ہیں کہ میں نے تو یہیں رکھی تھی کہاں چلی گئی حالانکہ جس مقام پر رکھنے کا یہ کہہ رہے ہوتے ہیں وہاں رکھی ہی نہیں ہوتی۔ موجودہ دور میں تیل نہ لگانا بھی شاید فیشن بن گیا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! میں تو برسوں سے تیل لگارہا ہوں اور سربند بھی باندھتا ہوں کیونکہ تیل لگانے کے بعد سربند باندھنا ضروری ہوجاتا ہے۔ اگر میں تیل نہ لگاؤں تو مجھے وضو میں مزہ نہیں آتا۔ میرا معمول ہے کہ ایک دن چھوڑ کر ایک دن تیل لگاتا ہوں کبھی تو روزانہ بھی لگالیتا ہوں کیونکہ میرے بال خشک ہوجائیں تو تیل لگائے بغیر پریشانی ہوتی ہے۔

شش عید کے روزوں کی فضیلت

سُوال: رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے بعد شَوَّالُ الْمُکَرَّم میں جو روزے رکھے جاتے ہیں ان کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر ہے یا زندگی بھر کے روزوں کے برابر؟ نیز یہ روزے شوال میں ہی رکھنا ضروری ہیں یا بعد میں بھی رکھے جاسکتے ہیں؟

جواب: شَوَّالُ الْمُکَرَّم کے روزوں کی فضیلت سے متعلق تین فرامینِ مُصطفٰے پیشِ خدمت ہیں: (1)... جس نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل گیا گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے

www.dawateislami.net

پیدا ہوا ہے۔[1] (2)... جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے عمر بھر کے روزے رکھے۔[2] (3)... جس نے عیدُ الفطر کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے اسے دس ملیں گی تو ماہِ رمضان کے روزے دس ماہ کے برابر ہیں اور یہ چھ روزے دو ماہ کے برابر یوں پورے سال کے روزے ہو گئے۔[3] بہارِ شریعت کے حاشیے میں ہے: بہتر یہ ہے کہ یہ روزے متفرق یعنی جدا جدا رکھے جائیں جیسے ایک دن چھوڑ کر ایک دن رکھ لیے جائیں یا پورے مہینے میں جس طرح آسانی ہو رکھ لیے جائیں اور عید کے بعد لگاتار چھ دن تک رکھ لیے تب بھی حرج نہیں۔[4] بس عید کے دن یعنی شوال کی پہلی تاریخ کو روزہ نہیں رکھنا۔

آگ سے بچنے کے لیے حفاظتی انتظامات

(**رمضان المبارک** کے آخری عشرے میں بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے طارق روڈ کے ایک شاپنگ مال میں الیکٹرک شاٹ کی وجہ سے لگنے والی آگ کی ویڈیو دکھائی گئی جس پر امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعا فرمائی اور یہ مدنی پھول دیئے:) اللہ پاک اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں ان کے ہونے والے نقصان کا نِعْمَ الْبَدَل عطا فرمائے اور انہیں صبر و اجر عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مارکیٹ والوں کو چاہیے کہ سب مل کر کسی Fire Fighter کا انتظام کریں جو اس طرح کے حادثے کے وقت فوراً آگ پر قابو پاسکے۔ صرف آگ بجھانے کے آلات رکھنا جبھی فائدہ مند ہے جب چلانا بھی آتے ہوں ورنہ Fire Fighter بھی ساتھ رکھا جائے جبھی صحیح معنوں میں فائدہ ہو گا جیسا کہ ایک بار فیضانِ مدینہ کے میلاد ہال میں مدنی مذاکرے کے دوران اچانک ایک پنکھے میں آگ بھڑک اٹھی اور شعلے نکلنے لگے، ہم گھبرا گئے کہ یہ کیا ہو گیا؟ اتنے میں ہمارا Fire Fighter آ گیا اور اس نے ایک منٹ سے بھی کم وقت میں لال سلینڈر کے ذریعے وہ آگ بجھادی۔ اس دن

---

1 ...... معجم اوسط، باب المیم، من اسمہ محمود، ۶/۲۳۴، حدیث: ۸۶۲۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال اتباعا لرمضان، ص۴۵۶، حدیث: ۲۷۵۸

3 ...... سنن کبری للنسائی، کتاب الصیام، باب صیام ستۃ ایام من شوال، ۲/۱۶۲-۱۶۳، حدیث: ۲۸۶۰ - ۲۸۶۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت

4 ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۰۱۰، حصہ: ۵ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اس کی قدر معلوم ہوئی کہ ان کو سارا سال تنخواہ دیتے ہیں اور ایک دن یہ ایسا کام کر دیتے ہیں کہ ساری تنخواہ وصول ہو جاتی ہے۔ تو جیسے سیکورٹی گارڈز رکھے جاتے ہیں ایسے Fire Fighter رکھنا بھی مفید ہے۔ اس طرح ان کو روزگار بھی ملے گا اور کروڑوں روپے کے اموال کی حفاظت بھی ہو گی۔ اس کے ساتھ ساتھ دیگر حفاظتی انتظامات بھی کیے جائیں جیسے بجلی کی وائرنگ وغیرہ درست رکھی جائے کوئی بھی تار کھلا ہوا نہ ہو۔

پہلے حج کے موقع پر مِنیٰ شریف میں ہر سال آگ لگتی تھی کیونکہ حاجی چولہے لیکر جاتے تھے۔ پھر چولہے لے جانے پر پابندی لگائی گئی تو بعض لوگ چھپا کر لے جاتے تھے۔ پولیس والے اگر دیکھ لیتے تو بس چولہا توڑ دیا کرتے تھے۔ سزا نہ ہونے کے سبب لوگ یہ سوچ کر چولہا لے جاتے کہ اگر پکڑے بھی گئے تو صرف چولہا ہی ٹوٹے گا۔ تو یوں آگ لگنے کا سلسلہ بند نہ ہوا اور جب بھی آگ لگتی تو لاشوں کے ڈھیر لگ جاتے تھے بہر حال اب وہاں کی انتظامیہ نے اس کا حل یہ نکالا کہ مِنیٰ شریف میں Fire Proof یعنی آگ سے محفوظ رہنے والے خیمے لگا دیئے ہیں۔ حج کے انتظامات پہلے کے مقابلے میں اب بہتر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے کافی آسانی ہو گئی ہے۔

اسی طرح مارکیٹ والوں کو بھی چاہیے کہ آگ کی وجہ سے ہونے والے بڑے نقصان کی روک تھام کے لیے مضبوط اقدامات کریں جیسے Fire Fighter کا مشورہ دیا تو اس کے ساتھ ساتھ ممکن ہو تو مارکیٹ کی یونین مل کر ایک فائر بریگیڈ یعنی آگ بجھانے والی گاڑی بھی خرید لے ظاہر ہے اس میں خرچہ تو بہت ہو گا لیکن اِنْ شَآءَ اللہ کبھی نہ کبھی یہ خرچہ ایسا وصول ہو گا کہ یاد رہے گا۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ Fire Fighter پر ہی سب کچھ نہیں چھوڑنا کہ یہ سب کچھ خود ہی دیکھ لے گا بلکہ ان سے پوچھ گچھ کرتے رہنا بھی ضروری ہے۔ جو آلات وغیرہ اس کام کے لیے رکھے جائیں ان کی Expiry Date بھی دیکھتے رہنا ہو گی کہیں ایسا نہ ہو کہ سب کچھ Fire Fighter پر چھوڑ کر بیٹھ جائیں اور جب ان کی ضرورت پڑے تو یہ کچھ بھی نہ کر سکیں۔ (نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) حفاظتی امور کے حوالے سے جو بھی مشورے دیئے گئے ہیں اس میں حکومتی پالیسی کو بھی ملحوظ رکھا جائے کہ انتظامیہ اس کی اجازت دیتی ہے یا نہیں۔

حفاظتی انتظامات کی اہمیت

حفاظتی انتظامات کی اہمیت کا اندازہ اس چیز سے کیجیے کہ ملکی بجٹ کا ایک بڑا حصہ جو شاید اربوں میں ہوتا ہوگا یہ فوج پر لگتا ہے کیونکہ فوج ملک کی حفاظت کے لیے ہوتی ہے۔ اب کوئی بولے کہ ملکی بجٹ کے اربوں روپے یہ فوج کھا جاتی ہے تو ان سے یہی کہا جائے گا کہ فوج پر پیسا لگتا ہے تو آج ہم لوگ محفوظ ہیں اور کوئی ہم پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں کرتا۔ یاد رکھیے! کسی بھی ملک کی فوج اس کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے اگر فوج کمزور ہوئی تو وہ ملک بھی کمزور ہو جائے گا لہٰذا فوج کا مضبوط ہونا نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح وہ شخص جس کو دھمکیاں ملی ہوں وہ اپنے ساتھ گارڈ رکھتا ہے رات دن اپنی حفاظت کے انتظامات کرتا ہے اپنے مکان کی دیواروں پر بجلی کی تاریں لگواتا ہے الغرض جس کو جتنا خطرہ ہوتا ہے وہ اتنے ہی حفاظتی انتظامات کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو شہر کے فٹ پاتھ پر بھی سو جاتے ہیں کہ اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ ان سب باتوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اپنے کاروباری مراکز وغیرہ کی حفاظت کے لیے انتظامات کرنے چاہئیں تاکہ جان و مال دونوں محفوظ رہیں۔ طارق روڈ کی مارکیٹ میں ہونے والے حادثے سے ہی سبق حاصل کر لیا جائے کہ بہت سارے تاجروں کا دیوالیہ نکل گیا ہوگا، بے چارے آزمائش میں آگئے ہوں گے۔ ان کا مال اور دکان کا فرنیچر وغیرہ سب جل گیا ہوگا جب فرنیچر دوبارہ بنوانے کھڑے ہوں گے اور پھر اس میں مال ڈلوانا ہوگا تو لاکھوں روپے خرچہ ہو جائے گا کہ دکان میں مال بھرنا کوئی آسان نہیں۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
کیا آبِ زم زم شریف پینے کے لیے اعتکاف کی نیت کی جاسکتی ہے؟	01	روزہ اور نماز دوسرے کی طرف سے ادا نہیں ہوسکتے	10
یہ مسئلہ تو ہم نے پہلی بار سنا ہے	01	ایک سے زیادہ مصلوں پر نماز کا شرعی حکم	11
کیا عید کی نماز تنہا پڑھ سکتے ہیں؟	02	کیا دو چار مصلوں پر نماز پڑھانے والے امام کو سمجھایا جائے؟	11
میت کو مہندی لگانا اور زیور پہنانا کیسا؟	02	مساجد میں قرآنِ پاک لاکر رکھنا کیسا؟	12
کیا شادی میں شیروانی پہننا سنت ہے؟	03	سمتِ قبلہ کے خلاف رُخ کرکے نماز پڑھی تو کیا حکم ہے؟	14
کیا فون پر عیادت یا تعزیت کرنا کافی ہے؟	04	دورانِ خطبہ کوئی کام کرنا کیسا؟	14
حضرتِ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام کے پَروں کی تعداد	04	کیا بغیر ارادے کے نیت کے الفاظ دہرانا کافی ہے؟	15
کیا عالمی مدنی مرکز مسجدِ کبیر میں شامل ہوگا؟	04	روح بھی بیمار ہوتی ہے	15
مسجدِ کبیر کسے کہتے ہیں؟	05	کیا خدا دل میں رہتا ہے؟	15
خانۂ کعبہ، سبز گنبد اور نعلِ پاک کے نقش والی ٹوپی پہن کر بیتُ الخلا جانا کیسا؟	05	خدا ایک پر ہو تو اِک پر محمد	16
خانۂ کعبہ پر پہلی نظر پڑے تو کونسا عمل کیا جائے؟	06	بالوں میں خشکی ہوجائے تو کیا کریں؟	16
برف سے تیمم کا شرعی حکم	06	سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے تیل استعمال فرماتے	17
قرآنِ کریم میں وضو کا حکم	07	صابن بالوں کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے	17
بچی کا نام اُمُّ القُریٰ رکھنا کیسا؟	07	سر میں تیل نہ لگانا بھی حافظے کی کمزوری کا سبب ہے	18
شوہر کی اجازت کے بغیر گھر چھوڑ کر جانے والی عورت کا حکم	07	شش عید کے روزوں کی فضیلت	18
بے وقوف میکا کون سا ہے؟	08	آگ سے بچنے کے لیے حفاظتی انتظامات	19
بیٹی روٹھ کر آجائے تو اُسے کس طرح سمجھایا جائے؟	08	حفاظتی انتظامات کی اہمیت	21

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

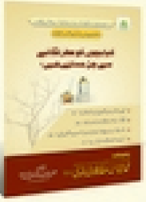

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net